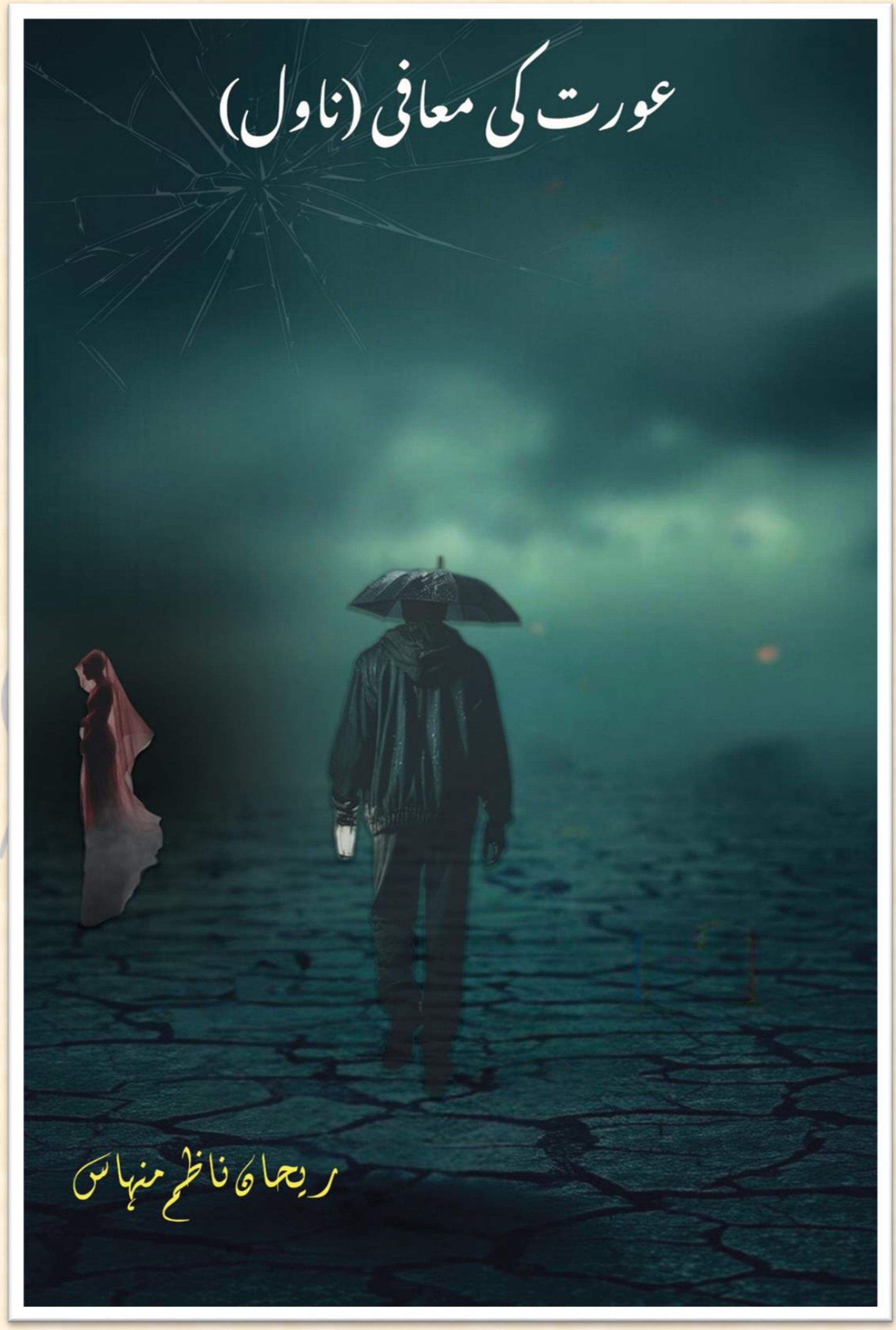
عورت کی معافی (ناول)
ریحان ناظم منہاس

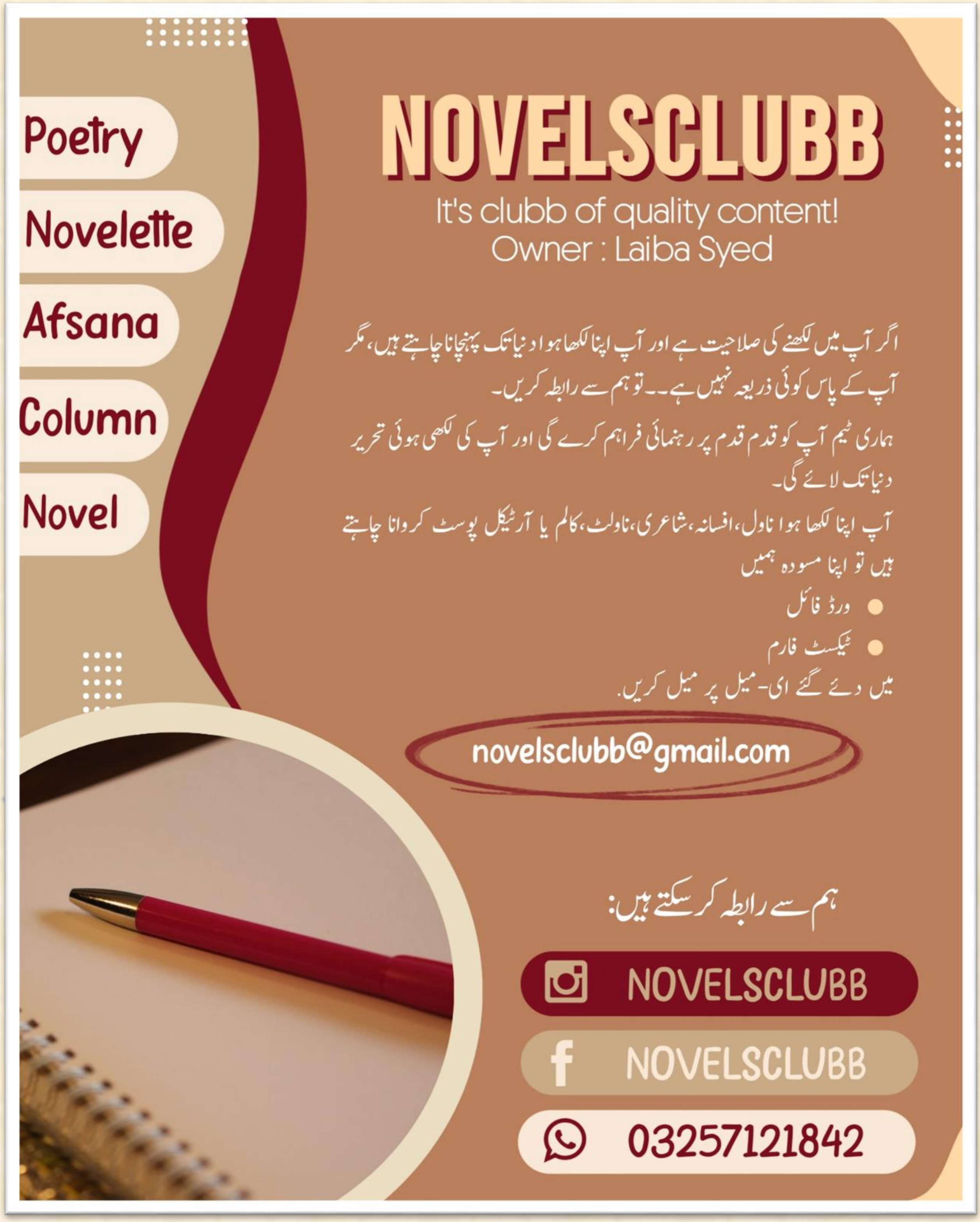
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عورت کی معافی

از قلم

ریحان ناظم منہاس

Clubb of Quality Content

ناول "عورت کی معافی" کے تمام جملہ حق لکھاری "ریحان ناظم منہاس" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

مہرالنساء کو واپس آئے اب کئی مہینے گزر چکے تھے،اور ان کئی مہینوں میں عین وہی کچھ تو ہو رہا تھا جسکا گمان واظہار محب ابتداء سے ہی مہرالنساء کے ساتھ کر چکا تھا،اور اتفاقاً کہیے یا قصداً اُس حقیقت حال کی حقیقت محب ایک ماہ قبل ہی لکھ کر ایک پیغام کی صورت میں مخفوظ بھی کر چکا تھا، کہ عین وقت ضرورت محب فوری طور پر وہ سب اب کی بار تحریر کی صورت میں مہرالنساء کو بھیج دے گا،تاکہ اب کی بار کسی بھی طرح کا کوئی ابہام باقی نہ رہے،لاعلم محب اب اتنا دور اندیش تو ہو ہی چکا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ اس بار بہت کچھ ایسا ہو گا جسکا تقاضہ خود مہرالنساء کرے گی اور جسے تقدیر بھی صدیوں یاد رکھے گی اور جسکا انجام ہر بد کردار و دغا باز کے لیے بس ایک عبرت بن کر رہ جائے گا،اور پھر شاید یہ تقدیر کا محب کی ذات پر رحم تھا کہ ماضی کا وہ الزام بھی محب کی ذات سے ڈھلنے جا رہا تھا کہ جس میں ہمیشہ سے مہرالنساء محب کو قصوروار ٹھہراتی رہی کہ مجھے طلاق تم نے خود دی تھی، وگرنہ میں تو....اور پھر شاید تب تو یہ "میں تو" اتنا کاریگر ثابت نہ ہوتا جتنا اب ممکن تھا، مگر اب مہرالنساء کے بدلتے تیور محب کے ہر گمان کو صحیح ثابت کرنے کے لیے کافی تھے،اور پھر شاید خود محب ابھی کچھ اور چاہتا بھی نہیں تھا، ابھی محب مہرالنساء کو من پسند شہر کی من پسند جگہوں پہ من پسند ارمانوں کے ساتھ جی لینے کا

پورا پورا موقع دینا چاہتا تھا کیونکہ ابھی بہت سی حقیقتوں کا کھلنا اور سامنے آنا باقی تھا، جسکا مناسب و بہترین وقت محب اپنے اللہ کریم کی رضا کے سپرد کر چکا تھا، اسی لیے محب نے تو ابتداء کے ایام میں ہی مہر النساء کو کہہ دیا تھا کہ ابھی طلسم ٹوٹنے کا وقت نہیں ہوا، اسلیے ابھی تم بے فکر رہو، میکال کی اس گیڈر بھگی کا توڑ تو تم ایک لمحے میں کر لو گی، کیونکہ مہر النساء ابھی تو تمھیں بہت کچھ دیکھنا اور برداشت کرنا ہے، ابھی تو میرے ایک آنسو کی قیمت بھی پوری نہیں ہوئی جبکہ ابھی تو میرے آنگنت آنسوؤں کا حساب باقی ہے، ابھی تو میری راتوں کو مانگی ہوئی دعاؤں کی قبولیت کا آغاز ہے، ابھی تو بہت سے دلفریب دھوکے تمھارے منتظر ہیں، اب دلفریب فریب میں پھنسنے اور پھر وہیں گھٹ جانے کی باری تمھاری ہے مہر النساء تمھاری! اور پھر دو مہینوں سے بھی زیادہ کی ایک تھکن انگیز طوالت کے بعد محب نے اس کام میں پہل کرتے ہوئے اور تمام تر واقعات و حقائق کو بھانپتے ہوئے، مہر النساء اور میکال کے درمیان ہوئی الجھن و انبھن کی ابتدائیہ سے ہی لکھی اپنی تحریر کو اب مہر النساء کو بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا، محب جانتا تھا یہ تحریر محب کے لیے بس لکھنا اور بھیجنا ہی مشکل تھی، کیونکہ قدرت اب محب کو اس تحریر کو جاذب کرنے، برداشت کرنے اور اس تحریر کے ثمرات و نتائج بھگتنے کی ہمت دے چکی تھی، ہاں مگر محب جانتا تھا کہ آج بھی میکال اس تحریر کے ایک

ایک لفظ سے پوری طرح بے خبر ہے وہ بس محب کے نام اور محب کے متعلق بیان کردہ مہرالنساء کی چند ایک فریب زدہ باتوں سے زیادہ کچھ واقف نہیں ہے، ہاں جس دن میکال کے سامنے مہرالنساء کے ہر لمحے کا ثبوت پہنچے گا، میکال کو اصل فرق تب پڑے گا، تبھی میکال بھی اس دلفریب فریب کے آشوب سے باہر نکل سکے گا، کیونکہ مہرالنساء کے مکار کا طلسم ابھی باقی ہے جس سے محب تو نکل چکا مگر میکال پہ اسکا اثر ابھی باقی رہے گا، کیونکہ میکال کے نصیب میں مکار لومڑی آئی بہت مشکل سے ہے اور پھر آخر میکال کو بھی تو ایک دہائی کی قیمت وصول کرنا ہے پھر چاہے وہ کسی کی اترن سے ہی کیوں نہ ہو! مگر ہر طلسم کو ٹوٹنا ہوتا ہے، کیونکہ طلسم ایک کفر ہے اور کفر کو مٹنا اور حق و سچ کو غالب آنا ہی ہوتا ہے، بس اسی لیے محب نے اس تحریر کو لکھ کر اپنے اللہ کریم کے بھروسے پہ آخر کار دو مہینوں سے زائد کے ایک پر تھکن تعلق کے بعد مہرالنساء کو بھیج ہی دیا تھا!

بسم اللہ والصلوٰۃ وسلام علی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

السلام علیکم!

بنام مہرالنساء ایک "عظیم عورت" (تخلصات: حیات، مسلمہ وبتول)

سابقہ منکوحہ محب الزمان

بنکاح حق مہر و طلاق مصدقہ !

"بعدازاں بگناہ از مہر النساء نکاح پر نکاح و اعلانیہ رخصتی بغیر نکاح بجز شامل گناہ ایام عدت"

تمام الفاظ مستند میں محب الزمان بمکلم ہوش و حواس یہ تحریر کر رہا ہوں کہ !

مہر النساء تمھارے یہ الفاظ کہ "محب تمھاری وجہ سے میری دنیا بھی خراب اور میری آخرت بھی خراب ہو چکی ہے"، اور اسکے ساتھ ساتھ یہ تقاضا کہ "محب مجھے عزت سے جی لینے دو مجھے کرنے دو جو میں کر رہی ہوں اور پھر یہ سب کرنے کی مدت اور وجوہات کا تذکرہ (جس کا ذکر و بحث ہم دونوں بہت کر چکے ہیں)" میرے لیے گذشتہ چند ایک ماہ سے انتہائی تشویش کن حد تک میرے اندر پیوست ہو چکے ہیں، اور میں اپنی اس بات کے آغاز میں پہلے بعد والی لائن کا جواب ابھی فی الحال اسی ایک فقرے سے دوں گا کہ عزت کو اچھالنے کی بہترین ذمہ داری اور اس عزت کے نام پہ بہترین سودا جس شخص نے تمھارے ساتھ کیا ہے اسکا نام تم بہترین جانتی ہو، وہی شخص جس نے اس عزت کے نام پر تمھیں کہا تھا کہ مجھے فرق نہیں پڑتا مگر اب اسی شخص نے بس ایک بات نہ منانے پر جسطرح فرق اور عزت کے جھنڈے

گھاڑے ہیں ان جھنڈوں کی بلندی کو زمانے بھر نے محسوس کیا ہے اور پھر اسی عزت کے نام پر میرا کتنا استعمال تم کر چکی ہو وہ بھی تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا، اور ابھی آگے میں اس لفظ عزت پہ مزید روشنی ضرور ڈالو گا، ابھی اس موقع پہ تمھاری بعد والی بات میرا نہ موضوع ہے نہ ہی مدعا اسلیے میں اس بات پہ زیادہ بحث کر کے اس پیغام کے اثر کو زائل نہیں کر سکتا، جس طرح اب وقت نے ثابت کیا ہے کہ عزت کا سودا کس نے کیا، عزت کے نام پہ استعمال کس نے کیا، عزت کے نام پہ تم سے سب کچھ کس نے منوایا، بہت جلد وقت آگے بھی یہ نہ صرف ثابت کرے گا، بلکہ خدا کی خدائی یقیناً اس تماشہ سے عبرت افروز ہو گی، ہاں تو واپس پلٹتے ہیں تمھارے پہلے فقرے کی طرف کہ جس میں تم مجھے اپنی دنیا و آخرت کا قصور وار ٹھہرا رہی ہو، جس میں تمھارا موقف ہے کہ تمھیں تو دین اور رشتوں کی اصطلاحات کا ہی علم نہیں تھا اور میں ان سب سے بہت باخبر تھا، اور اس سب کے باوجود تمھیں مناسب آگاہی نہ دے سکا، تمھارے مطابق تو تمھیں کچھ علم ہی نہ تھا اور تم نے واقعی اپنی معصومیت کا ثبوت کچھ ایسے دیا کہ "جس عورت کو صبح کے وقت طلاق ہو، وہ شام کے وقت کسی اور کے ساتھ بغیر نکاح کے رخصت ہو کر کسی کی سیج پہ قتل انسانیت سے فتح کا جشن منا کر یہ کہہ ڈالے کہ دیکھو کسی کو کچھ خبر نہ ہوئی اور کسی کو کچھ پتہ نہ چلا"، (اس متعلق بھی تفصیلی بات ہم دونوں

کے درمیان پچھلے مہینوں میں ہو ہی چکی ہے لہذا یہاں میں اس بات کو بھی زیادہ گرید نا مناسب نہیں سمجھ رہا)، مگر پھر بھی یاد کرو مہرالنساء تم ایک طلاق یافتہ عورت جو ایام عدت میں کئی بار سمجھانے اور سچ کے ساتھ جینے کی تلقین کے باوجود گناہ کی مرتکب ہوتی رہی اور بس اس جواز پہ کہ دیکھو سب کچھ تو ٹھیک ہے (ہائے افسوس کہ زمانہ نے دیکھ لیا کہ کیا اور کتنا ٹھیک تھا، مگر دھوکے اور جھوٹ کی پٹی اس سب کے باوجود آج بھی تمھاری آنکھوں سے نہ اتر سکی) اور تم گناہ کرتی گئی، اور دیکھو اب تم نے اس سب کا ذمہ میرے اوپر ڈال دیا کہ میں نے طلاق دی (میں نے طلاق کیوں دی یہ بات بھی میں بہت وضاحتوں کے ساتھ تمھارے سامنے رکھ چکا ہوں) اور میرے طلاق دینے پر تو تمھارے سامنے کوئی اور حل باقی نہیں تھا تو سنو مہرالنساء "ایک عظیم عورت" میں محب الزمان تمھارے اس سارے گناہ کا ذمہ خود پہ لیتا ہوں اور اپنے اللہ کریم سے دعا گو ہوں کہ اللہ کریم کیونکہ مہرالنساء بے خبر و لاعلم و معصوم تھی اسلیے اس سے اسکی زندگی میں میری موجودگی یا میرے ساتھ یا پھر میرے ساتھ کے دوران عدت کی تکمیل تک جو بھی گناہ سرزرد ہوئے ہیں اس سے مہرالنساء کو بری کر دیجیے اور انکی سزا کے لیے میں اپنے اللہ کریم کے سامنے خود کو یعنی کہ محب الزمان کو پیش کرتا ہوں، تاکہ مہرالنساء "ایک عظیم عورت" جسکا سفر مہر حیات سے مسلمہ و بتول تک سے ہوتا

ہوا ہر روز اصل سے ہٹ کر ایک نئی سے بھی نئی پہچانوں کے ساتھ جاری وساری ہے کو اس سارے عمل سے بری الذمہ کر کے پر سکون کر دیجئے کیونکہ مہر النساء "ایک عظیم عورت" کو زندگی کی اتنی میچورٹی پر بھی نکاح وطلاق کے شد و مد کا علم نہیں تھا، ہاں وہ بس اپنی معصومیت میں اتنا بہترین جانتی ہے کہ "جب جہاں جتنا عرصہ اس نے قیام کرنا ہے وہاں اس شخص کے ساتھ اس نے اپنے تعلقات کو کیسے قائم و محفوظ رکھنا ہے" مہر النساء کے اس ایک علم و فن کے علاوہ باقی سب ہنروں سے مہر النساء محروم ہے اسلیے واقعی مہر النساء جیسی معصوم عظیم عورت اس غلطی کے ارتکاب اور اس گناہ کی سزا سے مبراء ہی ہونی چاہیے، اور یقیناً مہر النساء اب تم اس معاملے میں پر سکون ہو جاؤ گی کہ اب تمھاری دنیا بھی بچ گئی اور آخرت بھی!

اب آگے بڑھتے ہیں اور ذرا آتے ہیں لفظ وعدوں، قسموں اور آزادی پہ جو کہ شاید میرے اس آخری پیغام کا سب سے اہم جزو ہیں، تمھارا میرا تعلق تقریباً آدھی دہائی پہ محیط رہا، اور اب بھی تقریباً ایک سے زائد عرصہ اس تعلق کو ختم ہوئے ہونے والا ہے، اور ابھی جس عرصے میں تم واپس مجھ سے رابطے میں ہو یہ بھی تقریباً چند مہینوں کی مسافت تو دوبارہ سے طے کر ہی چکا ہے، ہاں فرق اتنا ہے کہ اس بار کی مسافت کے آغاز میں ہی میں بہت باخبر تھا،

مجھے ایک ایک پل کا پتہ تھا کہ آگے ہونا کیا ہے؟ مجھے انجام کا بھی علم تھا اسی لیے میں ان ہر پلوں کا نچوڑ لکھتا رہا تا کہ آخری لمحے، آخری موقع پہ میں تمھیں بھیج سکوں اور اس لکھنے کا سب سے بہترین فائدہ جو مجھے حاصل تھا وہ یہ کہ میں نے گمان پالنے اور تم سے کسی بھی امید کو وابستہ کرنے کی جرات نہیں کی تھی، اور یقیناً اس پیغام کی تکمیل اور آخر تک مجھ میں اتنی جرات آچکی ہوگی کہ میں آئندہ ہمیشہ کے لیے تمھارے ڈسنے سے خود کو مخفوظ کر سکوں، یہاں پر لفظ آزادی سے اس تعلق کے کچھ اور پہلو بھی ہیں جنہیں بھی گناہ ہی سمجھا جا رہا ہے یا یہ کہ اس سے جب دوسرے شخص کی حق تلفی ہوتی تو تمھیں بے سکونی ہوتی یا اسے بھی گناہ ہی میں لیا جاتا جسکا الزام بھی میرے سر ہی ہے کہ اس کا ذمہ دار بھی میں ہی ہوں، تو جیسے ماضی میں بھی میں نے کوشش کی تھی اور خود کو بہت پیچھے پھینکا تھا اور اب کی بار ایک بار پھر میں محب خود کو ہمیشہ کے لیے تمھاری زندگی سے زیر و کر کے وہ سب دوبارہ کرنے لگا ہوں ہاں اس بار تسکین قلب یہ کہ یہ سب مجھے دے کر مجھ سے واپس مانگا گیا اس آزادی کے لیے کہ جو سوائے چند ماڈرن زدہ کپڑے پہننے کے سوا اور کچھ نہیں ہے، (یہ وہ بحث ہے جو پچھلے دو ماہ سے زائد ہم دونوں کے درمیان وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہے) لہذا تو اب بات کی طرف لوٹ آتے ہیں تو ہاں مہر النساء میں بس تمھیں زیادہ نہیں بس تھوڑا سا واپس لے کے جانا چاہوں گا،

یاد کرو تمھاری زندگی کے وہ سب سے زیادہ کرب و آزمائش زدہ ایام کہ جب تمھارے لیے زندگی کی ایک نئی ابتداء شروع ہوئی تھی اور تب تمھارے ساتھ تمھارا کوئی ایک اپنا بھی کھڑا نہ تھا اور تب اس موقع پر آدھے مہینے کی مسافت کے بعد جب تم واپس میرے پاس آئی تھی تو یاد کرو اس دن کسطرح تم نے اپنی سانسوں کی تپس کے حصار میں مجھے تھام کر مجھ سے جو کروایا تھا، وہ کیا تھا؟" وہ تھے وعدے اور قسمیں "یاد کرو مہر النساء یہ وہ موقع تھا جب تم نے مجھ سے عزت، وفا، ساتھ، خیال جیسے ہر وعدے کو لیا بھی تھا اور دیا بھی تھا، اور پھر زیادہ نہیں بس چند عرصوں کے بعد ہی تقدیر نے ہمیں ان وعدوں اور قسموں پہ آزمانے کے لیے ایک کٹہرے میں لا کھڑا کیا، اور تب ہاں بلکل تب جب میں کچھ بھی تم سے کہتا تم مجھے اس وقت وہ سب وعدے اور قسمیں یاد دلا دیتی اور تب ان وعدوں اور قسموں کے ساتھ جو بات تم مجھ سے نتھی کرتی وہ تھی عزت، عزت، عزت اور تب ہاں بلکل تب یہ وعدے یہ قسمیں جو ہم دونوں نے ایک ساتھ لی تھیں صرف میرے ہی پاؤں کی بیڑیاں بن گئیں، میری زبان کا قفل ثابت ہوئیں اور میری زندگی کے لیے زہر قاتل مگر میں نے تب نبھایا، میں نے وعدوں اور قسموں کو بھی نبھایا اور ہاں جو الزام تم میری ذات پہ لگاتی ہو اسکا بوجھ بھی اٹھایا کیونکہ مجھے

وعدوں کو بھی نبھاناتھااور حدود الٰہی کو بھی مقدم رکھنا تھا، سو وہ میں نے کیا، مگر تب تم بھول گی کہ وہ وعدے، وہ قسمیں اور وفاؤں کے وہ قصیدے تم نے بھی باندھے تھے،

تم تب صرف بھولی ہی نہیں، تم نے تب میرے ہر وعدے میری ہر قسم کو بری طرح پاؤں کے تلے رونڈا، مسلا، پامال کیااور تب ہاں مہرالنساء تب میں نے تم سے کسی وعدے، کسی قسم کے توڑنے، اسے نہ نبھانے پہ تم سے کوئی شکوہ نہیں کیا، تم نے کہا پتہ نہ چلا، میں مجبور تھی، میں نے مان لیا، میں نے بھولا دیا، مگر میں اپنے وجود سے منسوب تکلیف کو آج تلک بھی نہ بھولا سکا ہوں اور شاید نہ ہی بھولا سکوں گا، مہرالنساء میں ماضی کے ساتھ جینے والا انسان کبھی نہ تھا، میں نے ماضی میں بہت کچھ جیتا تھا، پایا تھا، حاصل کیا تھا مگر میں نے کبھی زندگی میں اپنے تعارف میں ماضی کو حصہ نہیں بنایا تھا کیونکہ میرا یقین ہے کہ کامیابی مستقبل کی سوچ والوں کو ملتی ہے نہ کہ ماضی کو ٹٹولنے والوں کو مگر مہرالنساء تم نے میرا یہ فلسفہ زندگی بھی پلٹ کر رکھ دیا اور مجھے میری زندگی کے ماضی میں قتل انسانیت سے فتح کی ہوئی سیج کا ایسا تحفہ دیا کہ جو میرے ہر بھولے ہوئے زخم کو تروتازہ کر ڈالتا ہے، مگر اس کے باوجود مہرالنساء میں نے وعدوں اور قسموں کا مان رکھا اور بس تم سے سچ کے ساتھ جائز و حلال زندگی گزارنے کا مطالبہ کرتا رہا اور وہ بھی بس تب تک کہ جب تک مجھے ایک شرعاً حق تھا میری مراد میرے

اور تمھارے درمیان ایام عدت سے ہے جسکے بعد میں نے مکمل طور پر تم سے خود کو الگ کر لیا اور تمھیں تمھارے حال پہ جینے دیا، "جہاں زمانے والوں کے مطابق مہر النساء بہت خوشی اور آزادی کی زندگی بسر کر رہی تھی "اور میں نے کبھی کسی موقع پر تمھاری اس خوشی و آزادی کی زندگی پہ تبصرہ نہیں کیا کیونکہ یہ تبصرے کبھی میری خواہشات کی مراد نہیں تھے، تو مہر النساء بات چل رہی تھی ان وعدوں اور قسموں کی کہ جنہیں عزت، وفا، ساتھ خیال کے نام پہ ہم دونوں نے لیا تھا مگر کس نے کتنا نبھایا یہ بھی ہم دونوں اور اللہ کریم کی ذات بہترین جانتی ہے، وقت گزرتا گیا اور وقت کی تلخیاں تمھیں ایک بار پھر بس ایک عرصے کے اندر ہی واپس میرے پاس لے آئیں اور تب ہاں بلکل تب مہر النساء یاد کرو وہ منظر کہ جب شاید ساری دنیا کے ساتھ ساتھ خود تمھیں بھی تو ایسا ہی لگتا تھا کہ میں محب الزمان تم سے بدلہ لوں گا، تمھیں کوئی نقصان پہنچاؤ گا اور دنیا کو تو یہ بھی لگتا تھا کہ نہ تم کبھی آؤ گی اور اگر کبھی آ بھی گئی تو میں تمھیں واپس اپناؤ گا نہیں، مگر یہ بات تم بھی جانتی ہوں اور اللہ کریم بھی کہ وہ دن کہ جب تم ایک عرصہ سے زائد کے بعد میرے سامنے آئی تب ہاں بلکل تب تم بہتر جانتی ہو میرا رد عمل کیا تھا (اس معاملے کی تفصیل شاید ابھی اس پیغام کے لیے ضروری بھی نہیں کیونکہ اسکا اظہار ہمارے درمیان پہلے ہو چکا ہے)، تو تب ہاں بلکل تب جب تم نے ایک باقاعدہ چال

کے ذریعے مجھ سے بلی کو نہلاتی ہوئی اپنی امی کو فون کروا کر کہلاوایا تھا کہ وہ تمھیں میرے پاس فیکٹری آنے دیں جبکہ تم اسی دن اس سے کچھ ہی دیر پہلے مجھ سے اپنی ہمسائی کے گھر کے بہانے فیکٹری آ کر مل کے جا چکی تھی مگر پھر بھی میں نے تمھاری امی سے فون پر بات کر کے تمھیں فیکٹری میرے پاس آنے کا کہہ دیا (میں نے یہ کیوں کیا؟ اسکا ذکر بھی ہم دونوں کے درمیان تفصیلاً ہو ہی چکا ہے) ہاں تو تب مہرالنساء اس گرم تپتے ہوئے دن، من پسند شہر میں ایک عرصے سے زائد گزارنے کے بعد ایک ہی دن میں میری اور تمھاری اس دوسری ملاقات میں مارگلہ کے پہاڑوں کے دامن میں میرے سامنے بیٹھے میرے ہاتھوں کو تھامے سسکتے ہوئے، تم نے ہاں بلکل تم نے مہرالنساء میرے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے ذرا یاد کرو کیا کہا تھا، یاد کرو مہرالنساء اس بار بھی تم ایک کرب سے ہی گزر کر پھر سے میرے پاس واپس آئی تھی، اس لمحے مجھے چند سال پہلے والی مہرالنساء یاد ضرور آئی تھی کیونکہ تب بھی مہرالنساء کی سانسوں کی حرارت کو میں نے ایسے ہی محسوس کیا تھا جیسے اب بس فرق اتنا تھا تب وہ مہرالنساء محب الزمان تھی اور اب میرے لیے بس مہرالنساء! ہاں تو مہرالنساء یاد کرو، جب تمھاری زبان پہ یہ تھا کہ "محب مجھے معاف کر دو""محب مجھے سب سمجھ آ چکی ہے" یاد کرو تب تمھی نے یہ کہا تھا کہ "محب مجھے قدرت نے محبت اور تعلق کا فرق سمجھا دیا

ہے "اور تب مہر النساء تم نے اپنی بات کی ابتداءان ماضی کے وعدوں اور قسموں سے کی تھی اور یاد کرو مہر النساء تب تم نے کیا کہا تھا؟ یہی کہ محب میں جانتی ہوں میں نے عزت، وفا، ساتھ اور خیال کو لے کر تمھارا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا، مگر دیکھو محب میں نے ایک وعدہ نبھایا ہے دیکھو محب یہ ایک وعدہ ہی تو سب سے اہم تھا، دیکھو محب تم نے مجھے کہا تھا کہ مہر النساء اس ایک وعدے کے ٹوٹنے کے بعد تمھاری میرے پاس واپس آنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی تو دیکھو محب تمھاری مہر النساء نے سب وعدے سب قسمیں چاہے توڑ دیں مگر یہ ایک وعدہ میں آج بھی نبھا رہی ہوں، "دیکھوں محب میں تمھارے پاس اکیلی ہی واپس آئی ہوں "محب میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں میکال سے جب بھی طلاق لے کر آؤں گی میرے ساتھ میکال کی اولاد نہیں ہو گی اور دیکھو میں نے اب تک اس وعدے کو نبھایا ہے اور آگے بھی جب تک کہ میکال مجھے طلاق نہیں دے دیتا اور میں واپس نہیں آ جاتی میں محب اس وعدے کو نبھاؤ گی، دیکھو محب تمھاری مہر النساء جیسی بھی سہی آج تمھارے پاس اکیلی آئی ہے، اور بہت مشکلات کے باوجود محب میں نے اس ایک وعدے کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیا، اور چلو اور کسی وجہ سے نہیں تو کم از کم مجھے اسی ایک وعدے کی وفا میں ہی معاف کر دو، اور یہ وعدہ میں اپنی آخری سانس اور تمھارے پاس واپس آنے تک نبھاؤ گی بھی، اور دیکھو محب اس

رات جب ایک عرصے بعد میں نے تم سے رابطہ کیا بات کی تو تب بھی میں نے اپنا یہی تعارف کروایا تھا کہ میں اکیلی ہی واپس آئی ہوں،اور محب جہاں تم نے سب وعدے نبھائے وہاں اس وعدہ کو بھی پورا کرو کہ جسکی گنجائش تم نے خود مجھے دی تھی کہ اکیلی آجانا اپنالوں گا، تو پلیز محب مجھے معاف کر کے اپنالو،اور اب کبھی خود سے دور نہ کرنا! محب دیکھو مہر النساء نے چاہے جتنے مرضی گناہ کیے مگر اس نے تمھارے ساتھ کیے اس ایک وعدے کو نبھایا ہے جو اتنا آسان نہیں تھا، مگر میں نے بس اسی لیے نبھایا کہ مجھے واپس تو محب کے پاس ہی جانا ہے، تو پلیز محب! دیکھو میں نے اپنی بات کا آغاز اسی وعدے سے کیا ہے جسکا موقع ابھی میرے پاس تھا اور جس پہ میں جانتی ہوں تم انکار نہیں کر سکتے،تو "محب مجھے معاف کر دو" دیکھو تمھاری مہر النساء اکیلی ہے میرے ساتھ میکال کی کوئی نشانی نہیں یہ دیکھو میرے تو جسم پر بھی میکال کی دی ہوئی کوئی چیز تک نہیں ہے محب!

کچھ یاد آیا مہر النساء کہ تب تم نے ماضی کے اس وعدے کو لے کر مجھے کس طرح معافی پہ مجبور کیا تھا، ویسے ہی جیسے ایسے ہی وعدوں اور قسموں کو لے کر تم نے مجھے پہلے مجبور کیا تھا کہ میں تمھیں میکال کے ساتھ جانے دوں ایک بار،اور ہاں اب جب میں یہ پیغام تمھاری یاددہانی کے لیے لکھ رہا ہوں اب جو فلسفہ ان وعدوں اور قسموں کو لے کر تمھارا ہے وہ بھی بیان کرنا

ضروری ہے تاکہ میری اگلی بات تمھاری سمجھ میں بخوبی آجائے، جبکہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری طرح ایسے نہ جانے کتنے وعدے تم میکال کے ساتھ کر چکی ہو اور ابھی مزید کرنے باقی ہیں، وعدے کرنا، قسمیں دینا اور وفا کا یقین دلانا تو مہر النساء تمھارا انتہائی معصومانہ مشغلہ ہے، ابھی دیکھو نہ کہ اسلام آباد آئی ہوئی تم میکال کے ساتھ وفا ہی تو نبھا رہی ہو ویسے ہی جیسے ایک عرصہ پہلے اسلام آباد سے من پسند شہر جا کر تم نے مجھ سے وفا نبھائی تھی، اور اسی وفا کے اس باکمال سفر میں اب ایک عرصے سے زائد کے بعد دوبارہ سے تم نے ایک بار پھر مجھ سے دو مہینے پہلے وعدے اور قسمیں لی تھیں، مگر ان نئے وعدوں اور قسموں کی تفصیل سے پہلے مہر النساء کو ان وعدوں اور قسموں کو لے کر مہر النساء کا جدید نظریہ یاد کروانا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے، تو مہر النساء یاد ہے کچھ روز پہلے ایک رات جب ہم بات کر رہے تھے تو تم ہی نے کہا تھا کہ جنھوں نے وفا بنھانی ہو، جنھوں نے عزت و ساتھ کا خیال و پاس رکھنا ہوا نہیں لازم نہیں کہ وعدوں اور قسموں کی ضرورت ہو یا نہیں ان وعدوں اور قسموں میں باندھ کے رکھ دیا جائے ہو سکتا ہے یہ وعدے اور قسمیں ان کی زندگی کے لیے بس ایک گھٹن ہوں، اور یاد کرو مہر النساء جو بات تم نے سب سے اہم کی تھی اور جو واقعی میرے دل کو بھی لگی تھی اور جسکی بنیاد پہ میں نے اپنے اس پیغام کو تحریر کرنے کی جرات و ہمت کی تھی وہ تمھاری بات

کچھ ایسے تھی مہرالنساء کہ " جنھوں نے وفائیں نبھانی ہوں وہ وعدوں وقسموں کے بغیر نبھاتے ہیں،اورتب تم نے یہ بھی کہا تھا کہ وفا کا تعلق نسل، خاندان اور رگوں میں بہنے والے خون سے ہوتا ہے کہ وہ کتنا خالص ہے "اورتب مہرالنساء اگر تمھیں یاد ہو تو تم نے اس رات اپنی اس بات کے اختتام پہ مجھے بھلا ساتھ کیا کہا تھا کہ محب اگر میں اتنا عرصہ وہاں رہ کر تمھارا ایک وعدہ تمھارے کہے بنا ہر حال میں نبھا سکتی ہوں تو میں ان وعدوں اور قسموں کی قید کے بغیر واپس بھی آسکتی ہوں، کیونکہ ان وعدوں اور قسموں میں بیان کردہ وجود مجھے گھٹن دیتے ہیں مجھے میری زندگی بھاری لگتی ہے،ہاں تو تب مجھے تمھارے لفظوں کے وزن کا احساس ہوا کہ اتنے بڑے بول بولنے والی مہرالنساء کو ایک اور موقع تو دینا ہی چاہیے اور اسے اتفاق سمجھو یا دوراندیشی میں پہلے سے جانتا بھی تھا کہ یہ سب بول تم بولو گی اسلیے یہ تحریر میں وقت کے ساتھ ساتھ لکھتا جارہا تھا کہ بوقت ضرورت میں مہرالنساء "ایک عظیم عورت" کی خدمت میں پیش کرسکوں کیونکہ واقعی اب میں خود بھی کسی وعدے یا قسم کا نہ محتاج ہوں اور نہ ہی کسی کو رکھنا چاہتا ہوں مگر یاددہانی کے لیے یاد کروانا اور سند محفوظ رکھنا لازم ہے!

تو مہرالنساء.....!

سب سے پہلے واپس وہیں سے شروع کرتے ہیں کہ جب تم نے اپنی واپسی کے پہلے قدم پر مجھ سے ہوئی ایک عرصے کے بعد کی پہلی ملاقات میں سسکتے روتے ہوئے مارگلہ کے پہاڑوں کے دامن میں ایک پہاڑ کے پینڈے سے ٹیک لگائے میرا ہاتھ تھامتے ہوئے مجھے ماضی کے وعدوں اور قسموں کی پامالی ورسوائی یاد دلاتے ہوئے اب کی بار کچھ یوں کہا تھا کہ محب مجھے نہیں پتہ وفا کیا ہوتی ہے اور جو عورت ایک بار وفا نہیں نبھا سکی وہ بھلا آگے بھی دوبارہ کیسے نبھائے گی،اور محب تم یہ بھی جانتے ہو کہ تمھاری مہرالنساء بہت کمزور ہے،اور تب یہ کہتے ہوئے تم نے میرے تھامے ہوئے ہاتھوں کو بہت مضبوط پکڑ کر واپس ایک بار پھر اس مٹی کے ڈھیر سے ہی شروع کیا تھا،تم نے واپس اس مٹی کے ڈھیر کی قسم لی تھی اور اب کی بار تم بس مٹی کے ڈھیر تک ہی محدود نہیں رہی تھی بلکہ تم نے مہرالنساء اپنی ماں کی زندگی کو بھی اس قسم کے ساتھ منسوب کر کے پتہ ہے کیا کہا تھا؟تو مہرالنساء تم نے اس روز مٹی کے ڈھیر اور ماں کی زندگی کی قسم لیتے ہوئے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ محب میرا اانتخاب پہلے بھی تم تھے، میرا اانتخاب کل تک بھی تم ہی تھے،میرا اانتخاب آج بھی تم ہی ہو،اور اب تو میں مہرالنساء اپنی ماں کی زندگی کی قسم کھا کے کہتی ہوں کہ آئندہ میری آخری سانس تک کے لیے نہ کہ تم میرا واحد انتخاب ہو بلکہ اب کی بار محب میں تمھارے کہے بغیر تمھارے طلب کیے بغیر محب میں

اس مٹی کے ڈھیر کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کی زندگی کی قسم اور اس مٹی کے ڈھیر کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کی زندگی کو گواہ بنا کر محب تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ اب کی بار میں ہر صورت واپس آؤں گی کیونکہ میرا انتخاب بس تم ہو محب، میکال نہ کل میرا انتخاب تھا، نہ آج ہے اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے! میکال بس میری ایک مجبوری ہے جسے مجھے اپنی ماں کی وجہ سے نبھانا پڑ رہا ہے مگر اب نہیں اب میں جیسے ہی میکال پاکستان واپس آتا ہے "میں مہر النساء خود میکال سے طلاق لوں گی"! اور بہت جلد واپس آؤں گی، اور اس سب کی کوشش اب میں خود کروں گی محب، دیکھو محب اس سے پہلے میں نے کبھی واپس آنے کا نہ وعدہ کیا تھا نہ کوئی قسم لی تھی مگر آج میں خود کہہ رہی ہوں کہ میکال جیسے ہی پاکستان واپس آتا ہے اب میں اس سے بہت جلد طلاق لے کر واپس آ جاؤں گی اور شاید یہ آخری بار ہے کہ میں واپس اس شہر جاؤں اسکے بعد میں جب بھی آؤں گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہی آؤں گی اور میکال کو مجھے چھوڑنا ہی پڑنا ہے اور محب یہ بات میکال بھی جانتا ہے کہ جلد یا بدیر میرے اور میکال کے تعلق کا یہی انجام ہے اسے آج بھی پتہ ہے کہ میں اس سے کوئی محبت نہیں کرتی بس ایک اپنی ماں کی مجبوری کی وجہ سے میں اس تعلق کو نبھا رہی ہوں مگر اب اور نہیں اسلیے آج میں تم سے اسی ماں کے نام پہ وعدہ بھی کر رہی ہوں اور قسم بھی دے رہی ہوں کہ محب اب میں بہت جلد واپس آ جاؤں

گی اور محب ابھی تھوڑی دیر پہلے جس وعدے کی وفا کا میں حوالہ دے رہی تھی میں اس وعدے میں اپنی ماں کی زندگی کی قسم کو بھی شامل کر کے اسے ایک بار پھر دہراتی ہوں کہ میں تمھارے پاس اکیلی ہی آؤں گی، میں جب بھی آؤں گی اکیلی ہوں گی اور میں مٹی کے ڈھیر کی قسم کھاتی ہوں کہ میری جب بھی اولاد ہو گی وہ ہماری ہو گی، محب اور مہرالنساء کی اولاد ہی ہو گی، میں نے اگر ان پانچ مہینوں میں میکال کے ساتھ رہ کر اولاد پیدا نہیں کی تو چاہے کچھ بھی ہو آگے بھی نہیں ہو گی اور اسے ہی مجھ بد نصیب کی اپنے لیے وفا سمجھ لینا،اور دیکھو محب میں ایک بار پھر کہہ رہی ہوں کہ دیکھو چاہے میں نے کچھ یاد رکھا یا نہ رکھا کچھ نبھایا یا نہ نبھا سکی مگر اس وعدے کو وفا کیا اور کیسے کیا وہ میں جانتی ہوں یا میرا اللہ! (محب تب کانپا تھا، کیونکہ اللہ کریم کبھی ایسے وعدوں کی تکمیل پہ خوش نہیں ہوتے اور اس سے بھی زیادہ محب کو مہرالنساء کی فتح نے تڑپایا تھا، کیونکہ تب بھی کسی ایسے ہی وعدے کو مسل کر فتح کا جشن منایا گیا تھا)!

مہرالنساء تمھیں یاد ہو گا کہ تمھارے ان الفاظ کو ادھورا چھوڑ کر میں اپنا ہاتھ چھوڑا کر وہاں سے اٹھ گیا تھا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ ابھی بس کچھ ہی عرصے بعد آگے کیا ہونا ہے،اور دیکھو ابھی اس ہونے کی ابتداء پہ وقت کی دہلیز نے ہمیں لا کر کھڑا کر بھی دیا ہے تو سنو مہرالنساء،

میں محب الزمان تم مہر النساء ایک عظیم عورت کو جسکا سفر "مہر حیات سے مسلمہ و بتول" کے سنگ آگے سے آگے جاری و ساری ہے ہر ایسے وعدے اور قسم سے آزاد کرتا ہوں، مبراء کرتا ہوں، برات کا اعلان کرتا ہوں کہ جو کسی دوسرے کے وجود پہ بوجھ ثابت ہو اور ان سب وعدوں اور قسموں کی تنسیخ میں میں محب الزمان مہر النساء کو واپسی کے وعدے سے واپسی کی ہر قسم کی قسم سے برات دیتا ہوں، اس قول کے ساتھ کہ جس میں مہر النساء اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ مہر النساء اور میکال نے تکمیل عدت کے بعد میں باقاعدہ نکاح کر لیا تھا تو مہر النساء میکال کے ساتھ اپنی زندگی کو بخوبی سرانجام دے کیونکہ میں محب الزمان کسی بھی صورت دو لوگوں کے درمیان آنے کی جسارت نہیں کر سکتا، میکال کو میرے اور اپنے درمیان قصداً مہر النساء خود لائی تھی اور اب میں قصداً مہر النساء اور میکال کے درمیان کبھی آنا نہیں چاہوں گا! کیونکہ درمیان میں آنے کے جس کرب سے، جس تکلیف سے میں گزرا ہوں میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ اس کرب و تکلیف سے روح انسانی کا کوئی بھی دوسرا فرد گزرے حتیٰ کہ کوئی جانور بھی اس جدائی سے بے وفائی کی کسی حد کو محسوس بھی نہ کرے یہی دعا بھی ہے اور کوشش و جستجو بھی! اور اسی لیے اس قسم و وعدے سے برات کے ساتھ مہر النساء اب میں وہ سب سے اہم بات کہنے جا رہا ہوں جو شاید واقعی میرے لیے سب سے مشکل ترین ہے یا ایسے

کہہ لو کہ میری ہر امید کے قتل کے باوجود جو ایک ہلکی سی امید ہمیشہ باقی رہی یا جس نے ساری دنیا کی ہر بات کے باوجود مجھے مجھ میں زندہ رکھا ہوا تھا کیونکہ میرے اور تمھارے درمیان ہوئے قول و قرار کو وہ دنیا تو بلکل نہیں جانتی تھی اسلیے میں جانتا تھا کہ کیا ہو سکتا ہے؟ اور کیا حقیقت ہے؟ تو مہر النساء آج کے اس پیغام میں اب میں پورے ہوش و حواس میں!

"میں محب الزمان تم مہر النساء "ایک عظیم عورت" کو اس وعدے و قسم سے برات دیتا ہوں بری الذمہ قرار دیتا ہوں کہ جس میں مہر النساء نے قسم کھائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ میں محب الزمان اسکا واحد انتخاب ہوں اور مہر النساء میکال سے علیحدگی لے کر اکیلی آئے گی"،

"مہر النساء جاؤ اب تم واپس جا کر میکال کا انتخاب کرو اور پورے مکمل طریقے سے کرو"،

"جاؤ مہر النساء اب کی بار تم میکال کی اولاد پیدا کرو"، "مہر النساء جاؤ جا کر وہ ساری زندگی جیو جو تم پہلے بھی فریب کے ساتھ ہر لحاظ سے مکمل طور پر جی چکی ہو اور جی لینے کے باوجود تم انکاری ہو، مگر جاؤ اب پھر اور جیو کیونکہ اب محب الزمان کی ذات سے تم مکمل آزاد ہو"، "مہر النساء جیو وہ زندگی جس کے نہ جینے کا جھوٹا الزام تم مجھے دیتی ہو"، کیونکہ اب تم مجھ محب کے ہر وعدے اور ہر قسم سے ازاد ہو، "مہر النساء اب جاؤ اور میکال کی اولاد سے خود کو اور اس

وفا کو مکمل کرو جسے تم سے میکال نے بھی میری ہی طرح مانگا تھا"، "چلو مجھے نہ سہی تو کم از کم تمھاری عزت رکھنے اور تمھاری ماں کی بے انتہا عزت کرنے والے میکال کا تو حق ہے کہ اسے وفا ملے اور مہر النساء میکال کی اولاد کو جنم دے"،

ہاں مگر میں محب الزمان یہ دعا ضرور دوں گا کہ "مہر النساء تمھاری کوئی بھی اولاد تم پر نہ جائے" کیونکہ دنیا میں کوئی دوسرا محب اس کرب سے نہ گزرے اور مہر النساء تمھاری اولاد کے لیے یہ بھی دعا ہے کہ "وہ بہت مضبوط اعصاب کی مالک ہو، کیونکہ وہ کہیں تمھاری طرح ہر ایک پر بہک نہ جائے "اب جب بھی میکال تمھیں واپس لے جائے تو اسکی اولاد کو جنم ضرور دینا، کیونکہ محب نے تمھیں اپنے انتخاب سے لے کر واپسی تک اور میکال کی "جاہل" اولاد نہ پیدا کرنے کے اس بوجھ اور ان وعدوں اور قسموں سے کہ جو محب کے مانگے بغیر محب کو دی تھیں، محب تمھیں وہ سب واپس لوٹا رہا ہے، "تم اب محب سے آزاد ہو مہر النساء "ان وعدوں اور قسموں کا تقاضہ نہ اس دنیا میں نہ ہی اس دنیا میں ! کیونکہ میں محب اللہ کریم کی حدود کو پامال کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا،

یقین مانو مہر النساء کہ مجھے اس پیغام کو لکھتے ہوئے بہت تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ اس پیغام میں جن لوگوں سے وابستہ تمھاری قسمیں اور وعدے ہیں ان کا تذکرہ مجھے دلگیر کر جاتا ہے مگر ایک ایک لفظ اب امانت ہے جو شاید اس دنیا میں تو تمھیں احساس نہ دلا سکے مگر روز محشر تم ان لفظوں سے فرار نہ پا سکو گی، روز محشر تم اپنے ایک ایک عمل کا جواب خدا کی اس عدالت میں اس سارے زمانے کے سامنے دو گی، جہاں تمھاری کوئی بھی شنوائی ممکن نہ ہو گی، اور یقیناً اس محشر کے میدان میں وہ مٹی کا ڈھیر ہی تمھارا گریبان کھینچے گا کہ جس کے خون کی قسم پہ تم نے وفا کی قسم لی تھی، اور تب نہ تم وہ گریبان چھڑوا سکو گی اور نہ ہی کوئی ایسا مسکن جہاں تب چھپ سکو! اور پھر اگر تم تھوڑی سی بھی سمجھدار ہوتی تو جو مکافات کا بہت تھوڑا سا اثر اسیر تمھیں گذشتہ ایام میں میسر آیا ہے، تم اسی سے ہی عبرت پکڑتی مگر نہیں تم نے عبرت کی بجائے اس ڈھیل کی مہلت کو اپنی کاریوں سے اور چار چاند لگانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی ہے، اسی لیے مہر النساء میں تمھیں اپنی زندگی کے ہر لمحے سے جواب تلک میں نے تمھارے ساتھ ایک جائز و پاک رشتے میں گزارے تمھیں اس سے بری کرتا ہوں اور میری ان تمام لمحات سے تمھیں خود سے الگ کرنے کی وجہ بھی تمھارے یہ وعدے اور قسمیں ہی ہیں، مہر النساء تمھارا سب سے شدت سے جو وعدہ مجھے یاد آتا ہے یا جس وعدے کے خیال کے بعد

مجھے یہ یقین ہوتا ہے کہ تم کبھی کسی کے ساتھ مخلص نہیں ہو سکتی میں آج اس پیغام میں تمھیں اس وعدے اور ان لمحات سے بھی بری الذمہ کرتا ہوں کیونکہ شاید تمھیں نہیں مگر مجھے احساس ہے کہ وہ مسکن سب کا ہے اور اس مٹی کے ڈھیر کے لیے مٹی کے اوپر والوں کے اعمال کس طرح سے کام آتے ہیں ہاں بلکل مہر النساء میری مراد تمھیں اس وعدے اور قسم سے بھی آزادی کی ہے جو کئی عرصے پہلے تم نے اس مٹی کے ڈھیر کے اوپر میرے ساتھ کھڑے ہو کر (وہی مٹی کا ڈھیر جس نے تمھاری خوابوں میں آنا چھوڑ دیا) اس شہر خاموشاں میں سسکتے ہوئے اللہ کو گواہ بنا کر لی تھی کہ محب مجھے بس اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینی، محب میں میکال کو نہ کبھی قبول کر سکتی ہوں نہ ہی کبھی اسکا انتخاب کر سکتی ہوں، اور میں کبھی بھی بس اپنی ماں کے سوا کسی اور کے لیے تمھیں تکلیف دینے کا سوچ نہیں سکتی تو بس محب مجھے میری ماں کی خاطر جا لینے دو، اور تب تم اس مٹی کے ڈھیر پہ کھڑی بس یہی چیخ رہی تھی کہ تمھارا انتخاب کون ہے، تو مہر النساء تم خود غرض بن گئی تمھیں اپنی اس خود غرضی میں مٹی کے اوپر والے کیا مٹی کے اندر والے بھی بھول گئے اور ہائے نصیباں تمھیں تو اس خود غرضی نے گوگ والوں تک کو بھلا دیا کیونکہ بس مہر النساء کو عزت چاہیے، بس مہر النساء کو فتح چاہیے، بس مہر النساء کو سب کو شکست دے کر خود کو دھوکے اور فریب سے سجے مسندوں پہ

براجمان کرنا ہے تو مہر النساء تمھیں یہ مسند مبارک، تمھیں تمھاری ہر فتح مبارک، تمھیں ہر فریب سے پالا ہوا مسکن مبارک، اور اسی لیے میں محب الزمان تمھیں اس مٹی کے ڈھیر پہ کھڑے ہو کر بولے اور کہے ہوئے ہر ایک ایک لفظ سے بھی برات دیتا ہوں کیونکہ تمھیں تو نہیں مگر مجھے سب یاد ہے اور شاید مجھے اپنی اس محبت و عشق کے پیمانوں میں انسانیت اور اللہ کریم کی حدود کا بخوبی پاس ہے لہذا "قتل انسانیت" اور اس "ٹیلی پیغام" کے علاوہ میں محب الزمان ہر لفظ و وعدے و قسم سے تمھیں آزاد کرتا ہوں، تمھیں برات دیتا ہوں کہ جاؤ جا کر میکال کے اس انتخاب میں میکال کو بھی سکون دو اور خود بھی سکون یاب ہو جاؤ، اور آزادی کے نام پر اس آزاد لباس میں رات کی تاریکیوں میں آزادی کے ان لمحات کو ہی سب سکون سمجھو، کہ وہی اب ہمیشہ کے لیے تمھارا نصیب ہے! کیونکہ "قدرت تم جیسوں سے دن کی روشنیوں کا سکون اور دن میں عزت و وقار سے جینے کی آزادی چھین لیا کرتی ہے"!

مہر النساء میرا یہ لکھا ہوا پیغام بس ایک پیغام ہی نہیں بلکہ یہ نسلوں تک کے لیے اسے بطور عبرت یاد رکھا جائے گا، میرے لکھے ہوئے اس پیغام کا ایک ایک لفظ وفا اور محبت کی عظمت و پارسائی کا ضامن بنے گا اور ہر بے وفا و بد کردار کے منہ کا طمانچہ، اسلیے میں اس پیغام میں بہت سی باتوں کو بطور سند رکھنا چاہتا ہوں، تو لازم ہے کہ اس پیغام میں جہاں وعدوں اور قسموں

سے رہائی کے پروانے جاری ہوئے ہیں وہاں پہ کچھ انجام کا تذکرہ بھی ہو جائے تو مہر النساء ایک عظیم عورت میں جانتا ہوں کہ جہاں تم نے مٹی کے ڈھیر کا سودا کیا، جہاں تم نے اپنی گوگ کا سودا کیا وہاں تم میری ذات کا سودا کرنے میں نہ ہی پہلے ہچکچائی ہو اور نہ ہی آئندہ ہچکچاؤ گی، میں جانتا ہوں تمھارے لیے میری ذات کو نشانہ بنانا، مجھ پہ الزام لگانا، میری ذات کو مشکوک کرنا سب بہت آسان ہو گا، مگر اب کی بار یہ سب لا حاصل ہو گا، کیونکہ اب طلسم کے ٹوٹنے کا وقت قریب آ چکا ہے، اور افسوس کہ تم نے جو چند ایک خیر خواہ پال رکھے ہیں وہ بھی بس تمھارے حسن کے گرویدہ و پرستار ہی ہیں وہ بھی چار دن کی اس چاندنی میں ہاتھ منہ دھونا چاہتے ہیں، وہ یہ جانتے ہیں کہ سچ و حقیقت کیا ہے مگر انکو اس سے کوئی غرض نہیں انہیں بس اپنے مقاصد چاہیے اور ویسے یہ میرے اللہ کریم کی طرف سے تمھارے لیے مکافات ہی تو ہے کہ جیسے تم مجھے استعمال کرتی رہی ہو کھلونے کی طرح اب وہ سب خیر خواہ تمھیں کھلونے کی طرح مسلیں گے، اور دیکھو مہر النساء بوقت ضرورت، بوقت احساس ورہنمائی تمھیں کوئی ایک بھی خیر خواہ میسر نہیں آئے گا، باقی سب تو بہت دور وہ دیکھو وہ ایک میکال جسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا، اس نے ہی کیا خوب خیر خواہی نبھائی ہے، کتنی عزت کا پاس رکھا ہے، اور اب تک تمھارے گھر والوں کو کتنی عزت دے رہا ہے، بلکل کیونکہ شاید یہ وہی میکال ہے جس

سے تم اس وقت اعلانا منسوب بھی ہو، اگر میکال کا یہ حال ہے تو باقی کے خیر خواہوں کا سوچو جو بس وقت کا مزہ لوٹ رہے ہیں، مگر مہرالنساء میری بات آج محفوظ کر لو، میرا یہ پیغام کہیں پہ چھپا کے رکھ لینا کہ بہت جلد عنقریب وہ لمحہ اب آنے ہی والا ہے کہ جب تمھارا سچ تمھاری حقیقت، اور تم نے میرے ساتھ جو بھی کیا، سب کچھ آشکار ہو گا، مہرالنساء یاد کرو میں نے یہ دعا مقام ملتزم پر کی تھی اور تب میرے اس دعا پہ تم وہیں اس مقام پہ میرے کان سے لگے فون پر ہی چیخ کر بولی تھی کہ....

تم یہاں آئے ہی ایسی دعائیں مانگنے ہو، اور واقعی میں تو تب گیا ہی اسی لیے تھا کہ سب سے طاقتور ذات کو خود پہ بیتی داستان سنا سکوں، اور مہرالنساء ملتزم پہ مانگی ہوئی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں، تو اسی لیے تب مہرالنساء ہاں بلکل تب مہرالنساء جس دن یہ سچ اپنی مکمل حقیقت کے ساتھ آشکار ہو گا، ایک ایک لفظ، تمھاری زندگی کا ہر دن، میری ذات سے لے کر میکال تک کا تو اس دن کوئی ایک بھی تمھارے ساتھ نہیں ہو گا، وہ سارا ہجوم جسکی طرف دیکھ کر تم مجھے کہتی تھی کہ دیکھو سب ویسا ہی ہے، دیکھو مجھے فرق نہیں پڑا، دیکھو سب میرے ساتھ ہیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس دن ان میں سے کوئی ساتھ نہیں ہوگا،تب بس تم اکیلی ہوگی،بس اکیلی،اس کا اندازہ بس اس بات سے لگالو کہ ابھی میکال بس میرے نام سے واقف ہے تو اس نے پورے خاندان میں تمھیں رسوا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو جس دن وہ ہر سچ و حقیقت سے مکمل واقف ہوگا اس دن کیا عالم ہوگا،اور سوچو وہ سب لوگ کہ جو تمھاری اصلیت کو ویسے ہی آشکار کرنے کے خواب دیکھتے ہیں انکے لیے وہ لمحہ کتنا پر مکمل ہوگا،جب تم بلکل تم مہر النساء ایک عظیم عورت بلکل تنہا ہوگی اور ہاں یاد رکھنا اس دن اللہ کریم بھی تمھارے ساتھ نہیں ہوں گے،بس سوچوں اس دن اس فریب اور دھوکے کی کیسی سزا ہوگی جو تمھیں اسی دنیا میں اسی دنیا کے سامنے دی جائے گی،انسانیت کے قتل کی سزا!,تمھارے من پسند شہر میں، تمھارے ان سب اپنوں کے سامنے کہ جن میں سے شاید کسی ایک کے ساتھ بھی کبھی تم مخلص نہیں رہی ہو وہ سب اس دن اس سچ کو تمھارے منہ پر تھوکیں گے مہر النساء،وہ کیسا دن ہوگا؟اور وہ کیسا عالم ہوگا؟جب "ایک عورت کا وفا کو کچل کر مسل کر حرام و ناجائز جشن فتح منانے کا سچ عیاں ہوگا"!

تم کیا کہتی تھی کہ دو افراد،دو افراد کے گرد تھی تمھاری زندگی مہر النساء تو لو آج میں محب الزمان اعلان ان دو میں دوسرے کو خود تم سے مکمل طور پر میکال کے حق میں دستبردار کرتا

ہوں، دیکھو مہر النساء آج کا یہ دن اور یہ پیغام کتنا دلفریب ہے تمھارے لیے کہ تمھیں ایک شخص سے قدرت نے آزادی دے دی اور دوسرا اسی قدرت کی حدود کی پاسداری کے لیے تمھیں خود آزادی دے رہا ہے، تاکہ تم جی سکو، تمھیں عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع میسر آئے وہ عزت کہ جسکو تم نے ہر قدم پہ مسلا اب تم اس عزت کو ایک نئے فریب کے ساتھ پانا چاہتی ہو، تو یاد رکھو مہر النساء عزت انسان کو مانگنے سے نہیں انسان کے کردار سے ملتی ہے، عزت کبھی دھوکے، فریب اور دغے سے زندگی گزارنے والوں کو نہیں ملا کرتی، جس عزت کی تم متلاشی بن رہی ہو ایسی عزت کو عزت نہیں دلفریب فریب کہتے ہیں جسکے حصارِ میں تم ہو، ایسی عزت رات کی تاریکیوں میں تو میسر آسکتی ہے مگر دن کے اجالوں میں کبھی نصیب نہیں بنا کرتی، اور یاد رکھنا مہر النساء بہت جلد ایسی وقتی عزتیں ابدی ذلتوں میں بدل جایا کرتی ہیں، کیونکہ انسانیت کو دیا ہوا دغا کبھی بھی ایک جگہ پہ نہیں رکتا ہے، نہ ہی ایک سیدھ میں آگے بڑھتا ہے بلکہ بہت جلد پلٹ کے آتا ہے اور واپس اسی شخص پہ آکے رکتا ہے کہ جہاں سے اس نے پہلا دم لیا ہو کیونکہ وہی اس دغے کی عبرت کی آماجگاہ ہوتی ہے، لہذا اب تم بس اس دن اور موقع کا انتظار کرو۔" ویسے ہی جیسے میں نے بھی ایک حلال عمل کو زمانے سے چھپانے کی سزا کو کھلے دل سے قبول کیا" مگر اب باری تمھاری ہے، ابھی جو میکال

نے کیا وہ تو بس آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں، ابھی تو میکال کے ہاتھوں میں بہت کچھ میسر ہو گا، میکال کے کانوں کو بہت نایاب باتیں سننی اور میکال کی آنکھوں کو بہت کچھ نایاب دیکھنا باقی ہے، اور شاید کہ تب تمھارا انجام ممکن ہو یا پھر شاید کہ تب تمھیں یہ یاد آ سکے کہ کسے کتنا فرق پڑتا ہے!

مگر فی الحال میں اس پیغام کے ذریعے ابھی بس تمھیں آگاہ کر رہا ہوں تاکہ تم اب میکال کے پاس واپس جانے کی اپنی کوششوں کو نہ صرف مزید تیز کر سکو بلکہ میں دعا گو ہوں کہ جلد از جلد میکال صاحب آئیں اور تمھیں واپس لے جائیں، میں جانتا ہوں کہ تم اب یہاں تک چاہتی ہو کہ میکال چاہے معافی نہ مانگے مگر چلو کم از کم تمھیں تو معاف کر دے اور ایک بار پھر یہ کہہ کر لے جائے کہ مجھے فرق نہیں پڑتا بس دہلیز تک آ جائے اور ساتھ لے جائے، تو میری دعا ہے کہ مہرالنساء ایسا جلد ممکن ہو اور ویسے بھی اتنے مہینوں کے انتظار کے بعد یہ تو ہونا بھی چاہیے اور پھر میکال کو پاکستان آئے بھی زمانہ بیت تو چکا ہی ہے، ہاں مگر اس بار میکال کے پلڑے میں میرے احسانات کا اضافہ ہو گیا ہے، میکال کو جو بھی میسر آئے گا وہ بس ایک خیرات ہو گی، اور میکال کے ساتھ ساتھ تمھارے منہ پہ طمانچہ، جب جب تم ایک مکمل بھرپور زندگی گزارو گی کچھ اور ہو نہ ہو مٹی کا ڈھیر تمھارے مردہ ضمیر کو جھنجھوڑتا رہے گا، اور

سب سے بڑھ کر وہ الزام جو تم نے اپنے سر سے اتار کر میکال کے سر ڈال دیا جسکا حساب ابھی باقی ہے جو بہت جلد ہو گا، ہاں مگر اب کی بارتب تمھارے پاس نہ کوئی فرار کا موقع ہو گا اور نہ ہی دو مہینے پہلے کی طرح اب میں دوبارہ کبھی خاموش ہوں گا، نہ میرے لفظ اور نہ ہی میری زبان مہرالنساء!

اور اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ میں تم سے منسلک اپنے ہر رشتے و تعلق کی طرح اس پیغام کو بھی سمیٹ لوں تو مہرالنساء واقعی مجھے خود پہ بہت تعجب ہوتا ہے کہ اب جب چند ایک افراد جو اس سچ کی حقیقت سے مکمل آشنا ہیں انکی سوالیہ نگاہیں جو مجھے واقعی کبھی کبھی بہت الجھا جاتی ہیں کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ محب الزمان جیسا ایک میچور اور زمانہ شناس شخص ایک ایسی عورت سے دھوکہ کھا گیا کہ جس عورت کو بہت سے لوگ ایک نظر میں پہچان گئے تھے کہ اسکا کردار کیا ہے؟ تو واقعی اب اب مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ہاں بلکل میں نے دھوکہ کھایا ہے، ہاں میں مانتا ہوں میں نے حقیقی محبت کی دہلیز پر پہلی بار تمھارے ساتھ ہی قدم رکھا تھا، ہاں میں مانتا ہوں کہ تم میری زندگی کی ہر رگ پہ من پسند بن کر براجمان رہی ہو، اور ہاں میں یہ بھی مانتا ہوں کہ مہرالنساء یہ تمھارا مجھے دیا ہوا دھوکا نہیں بلکہ تمھارا مجھ پر کیا ہوا ایک بہت بڑا احسان ہے کہ تم نے مجھے بقیہ زندگی کے ہر سبق سے قبل از وقت آشنا

کرنے کا مشکل ترین سبق سکھا دیا ہے،اور یہ جو دوسرا موقع میں نے تمھیں دیا تھا یہ میں نے سوچ سمجھ کر دیا تھا، محتاط رہ کر دیا تھا،یہ دراصل موقع تمھیں نہیں بلکہ یہ موقع میں نے اپنے پہلے سبق کی پڑتال کے لیے خود کو دیا تھا،

جسکا اصل مقصد یہ موقع ایک عورت کو دینے کا تھا،"کیونکہ عورت ایک عزت کا نام ہے، عورت کردار کا نام ہے، عورت حیا کا نام ہے، عورت وفا کا نام ہے، عورت ساتھ کا نام ہے، عورت احساس کا نام ہے، عورت رشتوں کے تقدس کا نام ہے، عورت غیرت کا نام ہے، عورت جفا کا نام ہے، عورت اعتماد کا نام ہے، عورت پاکیزگی کا نام ہے، عورت حسن کا وضو ہے، عورت عشق کی تکمیل ہے، عورت مصور شباب ہے، عورت کمال کردار ہے، عورت مضبوط اعصاب ہے، عورت ہمت کی پیکر ہے، عورت صبر کا پیمانہ ہے، عورت الفاظ کی دہنی ہے، عورت قول کی تسبیح ہے،اور وہ عورت جو سب سے معتبر ایک ماں اور بیٹی جیسے بلند پر تقدس رشتوں میں بندھی ہوئی نرم نازک وجود سے لبریز مٹی کا ایسا پتلہ ہے کہ جس نے کائنات کو مکمل کیا، بلکل مہر النساء میں نے اس عورت کے وجود کے تقدس کو موقع دیا تھا مگر میں یہ جانتا تھا کہ اس عورت کے لبادہ میں چھپی تم ماضی کے اندر بیٹی سے ماں تک کے نایاب رشتے کو بھی کیسے پامال کر چکی ہو کیسے مسل چکی ہو،اسلیے میں جانتا تھا کہ یہ سب تم سے بار بار

ایسے ہی سرزد ہوگا، اسی لیے اب کی بار میں تمھارے اس کھیل میں شامل ضرور تھا مگر تمھاری ہر چال سے واقف بھی بہت خوب تھا، کیونکہ تم جیسی مکار عورت یہ بھول جاتی ہے کہ کبھی بھی کوئی کھیل لامحدود نہیں ہوتا، دنیا کے ہر کھیل کی ایک مدت ہوتی ہے، نہ صرف مدت بلکہ ہار اور جیت کے چہرے بھی بدلتے ہیں اور سب سے بڑھ کر کبھی بھی کسی بھی کھیل میں ایک ہی کھلاڑی ہمیشہ اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتا، کھلاڑی بھی بدلتے ہیں اور ہار جیت کے معیار بھی اور پھر کھیل کو ختم ہونا ہی ہوتا ہے، تو یہ موقع دراصل تمھارے اس سارے کھیل کے اختتام کی طرف پہلا قدم ہے اور اسی لیے چند ماہ قبل "میکال کی اس للکار پہ جب تم نے کہا کہ محب تم خاموش ہو جاؤ تو میں فوراً خاموش ہوا"، کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ کھیل ادھورا رہے مجھے پتہ تھا کہ اس کھیل کو کب کہاں اور کیسے مکمل ہونا ہے اور میں یہ بھی جانتا تھا مہرالنساء کہ تم مجھے خاموش کروا کے کیا حاصل کرنا چاہتی ہو تو بلکل اس لحاظ سے تم واقعی اس موقع پر مبارکباد کی مستحق ہو کہ اب وہ ایک لائن وہ ایک نام کہ جسے لے کر پچھلے ایک عرصے کی اس مسافت میں میکال تمھیں بلیک میل کرتا تھا، وہ اب میکال نہیں کر سکے گا، کیونکہ میکال اب وہ نام تمھارے گھر والوں کے سامنے لے چکا مگر تمھاری چالاکی سے میکال اس نام کے خدوخال کو واضح کرنے سے قاصر رہا، اور پھر تم نے اس ڈھیل کو فوری طور پر

ایک ڈیل کا لبادہ اڑا یا کیونکہ اب کی بار میکال کی بلیک میلنگ کا عنصر معدوم ہو چکا تھا، مگر تم یہ بھول گئی کہ اس سارے تماشے کا اصل سچ اصل کردار محب ہے، اور یہ سب ڈیل اور ڈھیل محب کی خاموشی میں پنہا ہے، مگر میری اس خاموشی نے ان مہینوں میں مجھے بہت کچھ واضح کرنے میں میری رہنمائی کی ہے اور تمھارے ساتھ ساتھ میکال بھی اس مبارکباد کا مستحق ہے کہ اب یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مہرالنساء بغیر کسی کو مسلے میکال کی اولاد کو جنم ضرور دے گی!

کیونکہ جسطرح تم یہ سمجھتے ہوئے اپنی واپسی کو تاخیر میں بدل رہی ہو کہ تمھاری واپسی سے سارے لوگ یہ سمجھیں گے کہ محب کی ہر بات سچ ہے اور دیکھو مہرالنساء واپس آ بھی گئی ہے اسی طرح اب تم پہ یہ تو لازم ہو گیا ہے کہ تم میکال کی اولاد پیدا کرو تاکہ میکال کو اتنا یقین تو ہو کہ مہرالنساء تو روزِ اول سے ہی بہت باوفا وجود سے مالا مال تھی، مگر مہرالنساء چاہے کچھ بھی کر لو، مہرالنساء کا اصل چہرہ، مہرالنساء کی اصل حقیقت اور مہرالنساء کا محب سے پیوست سچ کا ایک ایک لمحہ کبھی بھی زمانے سے چھپ نہ سکے گا، میکال ہو یا کوئی اور ہر ایک تمھارے بھیانک وجود کا سچ ہر صورت جانے گا، دنیا کا کوئی شخص کبھی نہ تم پہ یقین کرے گا اور نہ ہی کبھی تم سے مخلص ہو گا مہرالنساء، کیونکہ مہرالنساء سوچو اور یاد کرو تمھارے "وہ الفاظ جو تم نے حرم

نبوی ﷺ کے اندر بولے تھے"!اور پھر اب جب تم نے مجھے کہا کہ محب تمہارا وعدہ نہ بھی ہوتا تو کیا میں اس جاہل نسل کو اپنی کوگ سے جنم دیتی تو واہ مہرالنساء کیا خوب ہو گا اب جب تم میکال سے وفا اور محب کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے میکال کی اس نسل کو آگے بڑھاؤ گی جو تمہارے نزدیک جاہل ہے تو ہر بار وہ جاہل نسل تمہارے منہ پہ طمانچہ، تمہارے کردار پہ تھو اور تمہارے مردہ ضمیر کے بے کفن جنازے کی منادی کرے گی، مگر یہ سب تمھیں مبارک کیونکہ تم واقعی ان میں سے ہر ایک کی اصل حقدار ہو، تو مہرالنساء اب کے بعد مجھ محب الزمان کا تم مہرالنساء ایک عظیم عورت عرف خاص مہر حیات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی کبھی اب کسی واپسی پر میرا کوئی دروازہ تمھیں کبھی کھلا ملے گا،اس اقرار کے ساتھ کہ میں نے ایک من پسند کے ساتھ اپنے ہر دروازے پہ قفل لگا دیا ہے اور ہر دروازے میں بس ایک سوراخ کھلا رکھا ہے جو بس سچ کا سچا تماشہ دیکھ سکے جو یقیناً برپا ہو گا،اس دعا کے ساتھ کہ پاکستان واپس آ چکا میکال اب جلد اسلام آباد آ کر تمھیں واپس لے جائے!تاکہ تم ایک بار پھر سے وفا کی نئی سیج پہ ایک پر فریب زندگی جی سکو جسکا انجام تم بھی جانتی ہو اور شاید میں بھی!

اس پیغام کے آخر میں یہ واضح کردوں کہ تمھاری ذات کا کوئی ایک بھی احسان مجھ پہ نہیں ہے، مجھے یہ بہت سکون ہے کہ تمھاری زندگی کے ہر مشکل دور اور سخت آزمائش میں میں تو تمھارے ساتھ تھا مگر میرے ساتھ کے لیے جب مجھے تمھاری ضرورت تھی تم نے کسی اور کا ساتھ دیا، مگر میں آج اس پیغام میں اس ہر تکلیف سے بھی تمھیں برات دیتا ہوں کیونکہ میرے اللہ کریم نے مجھے تمھارے ہر احسان سے بری الذمہ کیا ہے!

انہی الفاظ وعدوں، قسموں کی آزادی کے ساتھ ہر معاملہ اللہ کریم کے حوالے کرتے ہوئے۔

مہرالنساء، خدا نگہدار!

محب پیغام بھیج چکا تھا، مہرالنساء نے پیغام فوراً پڑھ بھی لیا تھا...

محب کی توقع کے برعکس مہرالنساء کا ردعمل تھا!

مہرالنساء کے پیغام پر پیغام اور کالز اب محب کے موبائل پہ آرہی تھیں...

ہر پیغام میں بس یہی لکھا تھا... "محب پلیز مجھے بس اتنا بتادو کیا تم نے یہ پیغام میکال کو بھی بھیجا ہے؟" محب کیا تم نے میکال کو ہمارا نکاح نامہ بھجوادیا ہے؟ محب بس اتنا بتادو تم نے

میکال کو کہاں پہ یہ پیغام بھیجا ہے؟اور ساتھ میں کیا کیا بھیجا؟ کیا تم نے میکال کو بتادیا کہ میں ان مہینوں میں تمھارے ساتھ تھی؟.....

ایسے پیغامات سے محب کا موبائل ہر لمحے کے بعد جگمگا رہا تھا!

محب پہ ایک سچ ایک بار پھر روزِ روشن کی طرح عیاں تھا کہ میکال واقعی بس محب کے نام سے ہی واقف ہے یا پھر ان مکار داستانوں سے جو مہر النساء نے اسے سنا رکھی ہیں، اصل سچ سے میکال کوسوں دور ہے اور اب یہ پیغام مہر النساء کے لیے زہر قاتل ہے جو مہر النساء اور میکال کے درمیان ہونیوالی ڈیلز میں نہ صرف رکاوٹ بن سکتا ہے بلکہ میکال کو اپنی بات کی سچائی کے لیے ایک ثبوت میسر آجائے گا،اور مہر النساء کی ڈھیل اور ڈیل دونوں غارت ہو جائیں گے! ہاں مہر النساء کے اس ردِ عمل کو لے کر ایک اور سوال تھا جو محب کے ذہن میں پھر گونجا تھا..." حلال/حرام، جائز یا ناجائز؟"! مگر ابھی کے لیے محب نے اس سوال کو جھٹک دیا تھا.

کیونکہ مہر النساء شاید اب اس بات سے واقف نہیں تھی کہ محب اب کسی بھی ایسے عمل سے خود کو بہت دور کر چکا تھا،اب ہر بات ایک خاص موقع و وقت کے بعد ہی کھل کر عیاں ہو

گی،اسلیے محب اب چاہتا تھا کہ مہرالنساء واقعی واپس جائے تاکہ طلسم کے باقی ماندہ تمام اثرات کا خاتمہ بھی ممکن ہو،اور وفا،عزت اور محبت کو واپس اسکا اصل مقام میسر آئے!

مہرالنساء مسلسل پیغام بھیج رہی تھی...

محب اب مہرالنساء سے مکمل طور پر لاتعلق ہو چکا تھا،لہذا محب اب کوئی جواب نہیں دے رہا تھا،"رقص بسمل اپنی انتہا پہ پہنچ چکا تھا"،

محب نے من پسند کو اسکے حال پہ چھوڑ دیا تھا،محب نے ان سالوں میں جو کچھ بھی کھویا تھا محب اسے واپس تو نہیں لا سکتا تھا مگر محب نے ان سالوں میں جو سیکھا تھا اس سے محب نے مزید کچھ نہ کھونے کا سبق ضرور ازبر کر لیا تھا!

ہاں مگر مہرالنساء کی طرف سے ڈیل کے معاملات اب نقطہ عروج پر تھے،مگر میکال مہرالنساء کو لینے کے لیے نہیں آرہا تھا....جبکہ اب مہرالنساء نے محب کے پیغام کے بعد اپنے رابطوں میں تیزی کر لی تھی،دوسری طرف محب اس سارے تماشے کو اب بس ایک طرف کھڑے ہو کر خاموشی سے محسوس کر رہا تھا!اور مہرالنساء میکال کے آنے کا انتظار اور شاید میکال اپنے

الفاظ کے سچ کا انتظار... مہرالنساء کی طرف سے محب کو مسلسل پیغامات آرہے تھے، مگر محب اب خود کو بہت دور لے جانے کے لیے منزل کی پہلی سیڑھی پہ قدم رکھ چکا تھا،

مہرالنساء نے واقعی کمال کیا تھا، ایک ہجوم بھری دنیا سے ہنستے ہوئے محب کو بلکل اکیلا کر کے خود کی ذات کو اسکی ساری دنیا بنایا تھا، مگر پھر اپنی ضرورت کے پورے ہونے پہ اسی مہرالنساء نے محب کی ذات کو بلکل اکیلا سمجھ کر اپنے ارد گرد کے نئے ہجوم کو اپنی دنیا سمجھ کر وہاں بسنے والوں کے سکون کے اسباب میں خود کو مشغول کر لیا تھا، کاش اس ہجوم کی خبر مہرالنساء کو محب کی زندگی میں داخل ہونے سے پہلے بھی ہوتی، کاش اس ہجوم کا ہر فرد جب مہرالنساء بلکل تنہا تھی تب بھی اسکے ساتھ کھڑا ہوتا تو آج محب کسی ہجوم سے جدا نہ ہوا ہوتا،

اور شاید اسی لیے محب اکثر صحیح تو کہتا تھا مہرالنساء سے کہ اب یہ کارڈز کھیلنا بند کر وان چار سالوں کے ابتداء میں یہ کارڈز کہاں تھے جب تم نے مجھ سے نکاح بھی کیا اور سب ضرورتیں وحق بھی پورے کیے اب جب مسکن بدلا تو یاد آگیا کہ کس کارڈ کی محبت کتنی زیادہ اور ضروری ہے!

Clubb of Quality Content

دوسری طرف مہرالنساء کے پیغامات آنے کا سلسلہ رکا نہیں تھا، محب ان پیغامات کو پڑھ بھی رہا تھا، مگر اب کی بار آنیوالا پیغام عین محب کی سوچ کے مطابق ہی تو تھا یا ایسے کہیے کہ محب واقعی دور اندیش بن چکا تھا، یا پھر یہ کہہ لیجیے تنہائی انسان کو واقعی حقیقی راستوں کی طرف گامزن کر دیتی ہے جہاں آگے ہونیوالے سب مراحل سے انسان قبل از وقت آگاہی پکڑ جاتا ہے، مہرالنساء کا آنیوالا یہ پیغام بھی تو کچھ ایسا ہی تھا، جس میں مہرالنساء کچھ یوں کہہ رہی تھی...

"محب میں جانتی ہوں میں کل بھی غلط تھی، آج بھی غلط ہو اور شاید ابھی آگے بھی اور کتنی دیر ایسے ہی ان غلطیوں کے ساتھ ہی جینا ہے، مگر محب پلیز مجھے اب چاہے جھوٹ اور دھوکے سے ہی سہی بس عزت سے جی لینے دو اور محب اب کی بار تم اکیلے کو ہی باقی سب کے لیے میری خاطر قربانی دینی ہو گی، محب تم اکیلے میری خاطر یہ تکلیف برداشت کر لو، "محب تم نے محبت کی ہے تو اب تم قربانی بھی دو"!

مہرالنساء کا یہ پیغام پڑھنے کے بعد محب بہت زور سے بس ہنسا ہی تھا کیونکہ محب جانتا تھا کہ اب اس ڈرامے کی طوالت زیادہ دیر تک نہیں ہے کیونکہ....

اور پھر اچانک محب کی یادوں میں مہرالنساء کی وہ آواز گونجی تھی، جس میں مہرالنساء نے محب کو بتایا تھا کہ محب میں نے بس ایک بار میکال کی کسی بات پہ خاموش رہ کر اسکے پوچھنے پہ کوئی جواب نہیں دیا تو میکال نے میرے منہ پر تھپڑ مارنے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھالیا تھا... اور تب پھر!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842